2 حقیقی شعبہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی دیکھی گئی۔ بحالی میں زرعی شعبہ ، بالخصوص فصلیں اور گلہ بانی آگے آگے رہے۔ علیٰ الخصوص ، کپاس اور چاول کی پیداوار میں سازگار موسمی حالات اور خام مال کی بہتر دستیابی کی وجہ سے خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں بھی پست سکڑاؤ دکھائی دیا ۔ تاہم ، سخت مالی حالات ، بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ سیاسی غیر یقینی صورتِ حال نے ملک میں صنعتی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔ خدمات کے شعبے میں ملی جلی کارکردگی دکھائی دی۔ تھوک اور خوردہ تجارت میں بہتری آئی جو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں توسیع سے ہم آہنگ تھی ، جبکہ دیگر ذیلی شعبوں میں نمو سست رہی۔ افرادی قوت کی منڈی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعتی روزگار میں معمولی کمی آئی ہے۔

2 حقیقی شعبہ

2.1 اقتصادی نمو

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی ہوئی ہے۔ مالی سال 24ء کی ابتدائی دو سہ ماہیوں کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں نمو درج کی گئی، جبکہ مالی سال 23ء کی اسی مدت میں کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس بحالی میں شعبۂ زراعت سرِفہرست تھا، جس کے اشیاسازی اور خدمات کے شعبوں پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگرچہ پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں نمو کم رہی، تاہم اس کے اجزائے ترکیبی میں بہتری آ گئی کیونکہ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کا بھی مثبت حصہ رہا (**جدول 2.1**)۔

زراعت کی نمو میں اہم فصلوں نے کردار ادا کیا۔ خصوصاً کپاس اور چاول کی پیداوار میں بحالی ہوئی ہے ربیع کی اہم فصل گندم کے زیرِکاشت رقبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

سیلاب کے بعد مٹی کے بہتر معیار کے پیشِ نظر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی پیداوار میں بہتری متوقع تھی۔ مزید برآں، کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کے بروقت اعلان کے ساتھ ساتھ خام مال (بیج اور کھاد) کی بہتر دستیابی اور شعبۂ زراعت کو قرضوں کی بلند تقسیم سے فصل کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوا۔

بحیثیتِ مجموعی، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم سکڑاؤ دکھائی دیا۔ تاہم، نومبر تا دسمبر 2023ء کے دوران سال بسال اور ماہ بہ ماہ دونوں بنیادوں پر بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو میں زیادہ شعبوں نے مثبت کردار ادا کیا، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی پیداوار میں تیار ملبوسات کا حصہ سب سے زیادہ تھا (**شکل**

شکل 2.1الف: خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار میں نمو

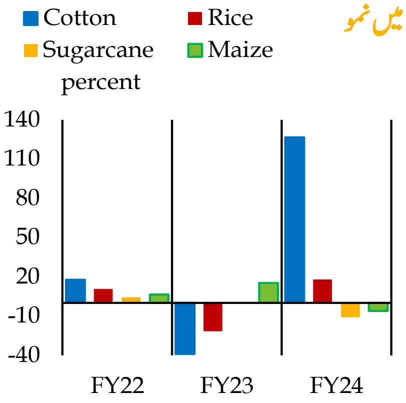

Sources: Punjab Bureau of Statistics and Federal Committee on Agriculture

شکل 2.1ب: پنجاب: صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم میں سال بسال نمو

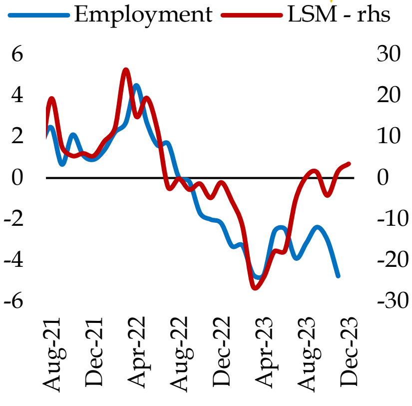

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and Punjab Bureau of Statistics

شکل 2.1ج: پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر کرنے والے ایل ایس ایم کے شعبوں کی تعداد

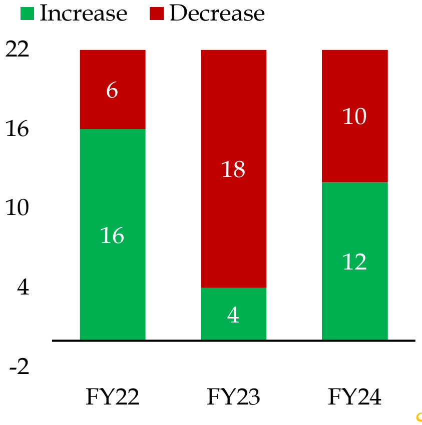

Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

سال بسال، فیصد

شعبہ	مالی سال 23ء						مالی سال 24ء		
	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	شش1*	شش2*	سہ1	سہ2	شش1*
زراعت	0.2	3.5	3.9	1.5	1.8	2.7	8.6	5.0	6.8
اہم فصلیں	-11.5	9.3	9.1	-8.5	0.2	0.8	31.5	8.1	17.2
صنعتی	-1.9	0.8	-3.6	-9.7	-0.6	-6.7	-0.2	-0.8	-0.5
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	-1.3	-1.9	-14.5	-19.6	-1.6	-16.9	-0.9	0.5	-0.2
خدمات	2.3	2.2	-1.0	-3.0	2.2	-2.0	0.9	0.01	0.5
جی ڈی پی	1.0	2.2	-0.4	-3.3	1.6	-1.9	**2.5**	**1.0**	**1.7**

* شش 1 جی وی اے = سہ 1 جی وی اے + سہ 2 جی وی اے؛ شش 2 جی وی اے = سہ 3 جی وی اے + سہ 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

2.1۔ درآمدی پابندیوں میں نرمی کے ساتھ اجناس کی پست بین الاقوامی قیمتیں، اور خام مال کی بہتر دستیابی بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں بحالی کی اہم وجہ تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر کاروبار اور صارفین کے اعتماد میں بہتری سے بھی ان رجحانات کی تائید ہوتی ہے۔[1]

اس سے قطع نظر، متعدد عالمی اور ملکی عوامل صنعتی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے رہے۔ بالخصوص، بیشتر معیشتوں میں سخت زری پالیسی کے تسلسل اور عالمی جی ڈی پی کی سست نمو نے روایتی پاکستانی برآمدات کی طلب کو ماند کر دیا (دیکھیے باب 5)۔ ملکی سطح پر مہنگائی میں اضافے کے ساتھ مہنگی توانائی، نامیہ اجرتوں میں اضافہ، سکڑاؤ پر مبنی زری پالیسی، مالیاتی یکجائی اور سیاسی عدم استحکام صنعتی سرگرمیوں کو محدود کرنے والے اہم عوامل تھے۔

افرادی قوت کی منڈی کے دستیاب اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب اور سندھ دونوں صوبوں میں صنعتی روزگار میں بگاڑ دیکھا گیا۔[2] مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار اور اعتمادِ صارف سروے میں بھی خدمات اور صنعتی شعبوں میں روزگار کے حوالے سے احساسات میں کچھ کمی دکھائی دی۔ صارف اشاریہ قیمت میں، بالخصوص ذاتی آرائش کی خدمات، ڈاکٹر کی فیس، میکانکی خدمات کے لیے اجرت کے اشاریے زیرِ جائزہ مدت کے دوران نمایاں طور پر بڑھ گئے۔

زراعت کی بحالی اور مینوفیکچرنگ میں کچھ بہتری کے خدمات کے شعبے کی کارکردگی خصوصاً تھوک اور خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری اور ہوٹلنگ ریسٹورنٹ خدمات پر بالواسطہ اثرات مرتب ہوئے۔ معاشی سرگرمیوں میں زراعت پر مبنی معتدل بحالی کا تسلسل برقرار رکھنے کے لیے صنعت اور خدمات کے شعبوں کے حصے میں اضافہ ضروری ہے۔ اگرچہ درآمد شدہ خام مال کی دستیابی بہتر ہوئی ہے، تاہم درآمد شدہ خام مال اور ٹیکنالوجی پر انحصار میں کمی کے لیے ملکی رسدی زنجیر کو ترقی دینا ضروری ہے۔ مزید برآں، ہنرمندی کو ترقی دینے میں سرمایہ کاری کے ذریعے افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح پانی کے بہتر انتظام اور بلند پیداوار دینے والے موسمیاتی تبدیلی میں مزاحم بیجوں کی اقسام کی فراہمی کے ذریعے فصلوں کی پیداوار بڑھانے پر زیادہ توجہ دینا ضروری ہے۔

2.2 زراعت

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی پیداوار میں 6.8 فیصد نمو کے ساتھ بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا تھا

[1] مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ماسوائے تیار ملبوسات ایل ایس ایم کی پیداوار میں 2.7 فیصد کی پست تخفیف دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔

[2] پنجاب اور سندھ کے اعداد و شمار بالترتیب جولائی تا نومبر اور جولائی تا ستمبر کے ہیں۔

(**جدول 2.2**)۔ یہ نمو وسیع البنیاد ہوئی، جس میں بڑا حصہ اہم فصلوں اور گلہ بانی کا تھا۔ اہم فصلوں کپاس اور چاول کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا، جبکہ کپاس کی پیداوار بڑھنے سے جننگ کی سرگرمی میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا۔ گنے کی پیداوار میں معمولی کمی ہوئی، اور اس کا کچھ رقبہ کپاس نے حاصل کر لیا۔ سازگار موسمی حالات کے ساتھ خام مال کی وسیع تر دستیابی سے فصلوں کی مجموعی بہتر کارکردگی کے حصول میں مدد ملی۔[3]

مالی سال 24ء کے دوران گندم کے زیرِ کاشت رقبے میں درج شدہ اضافے سے گندم کی پیداوار میں اضافے کا امکان ہے۔ بوائی کے وقت زمین میں مناسب نمی بھی گندم کی اگلی فصل کے لیے معاون ہے۔[4] تاہم، بلند قیمتوں کی وجہ سے کھاد کی قوتِ خرید کے حوالے سے خدشات اور اس کی مبینہ ذخیرہ اندوزی ایک مسئلہ ہو سکتا ہے۔[5] بہر حال، موجودہ صورتِ حال سے گندم اور ربیع کی دیگر فصلوں کے امید افزا منظر نامے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

خام مال

بیج

چاول اور مونگ کے معاملے میں مستند بیجوں کی دستیابی ضرورت سے زائد تھی۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس اور مکئی کے بیجوں کی قلت تھی (**جدول 2.3**)۔ اس قلت کو کاشت کاروں کے پاس گذشتہ فصل سے بچ جانے والے بیجوں اور بیج کمپنیوں اور خام مال کی مارکیٹ ڈیلروں کی جانب سے فروخت کیے جانے والے غیر تصدیق شدہ بیجوں جیسے غیر رسمی ذرائع کے ذریعے پورا کیا گیا۔[6] یہ اور دیگر مستقل ساختی مسائل کی وجہ سے، پاکستان بعض فصلوں کے بڑے پیداکاروں میں شامل ہونے کے باوجود یافت کے لحاظ سے دیگر معیشتوں سے پیچھے رہ گیا (**شکل 2.2**)۔

جدول 2.2: زرعی شعبے کے خام اضافہ قدر (جی وی اے) میں نمو

فیصد

	مالی سال 23ء						مالی سال 24ء		
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	شش 1*	شش 2*	سہ 1	سہ 2	شش 1*
شعبہ زراعت	**0.2**	**3.5**	**3.9**	**1.5**	**1.8**	**2.7**	**8.6**	**5.0**	**6.8**
فصلیں	-7.7	4.5	3.2	-5.2	-1.1	-0.8	17.7	6.2	11.1
اہم فصلیں	-11.5	9.3	9.1	-8.5	0.2	0.8	31.5	8.1	17.2
دیگر فصلیں	-1.2	-0.4	-1.0	-1.2	-0.7	-1.1	0.3	-0.3	0.0
کپاس کی جننگ	-22.4	-30.2	-26.8	-10.6	-26.4	-19.1	25.8	53.6	39.1
گلہ بانی	4.0	2.3	3.9	4.4	3.2	4.1	4.4	4.3	4.4
جنگلات	13.3	15.8	15.4	12.4	14.6	13.9	7.2	3.6	5.4
ماہی گیری	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.7	0.8	0.7

* شش 1 جی وی اے = سہ 1 جی وی اے + سہ 2 جی وی اے؛ شش 2 جی وی اے = سہ 3 جی وی اے + سہ 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[3] تاہم مالی سال 22ء کے مقابلے میں صرف کپاس اور مکئی کی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا۔

[4] ماخذ: ایف اے او-جی آئی ای ڈبلیو ایس کنٹری بریف، اسلامی جمہوریہ پاکستان، 14 نومبر، 2023ء۔

[5] وزیر اعظم کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ کھاد ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کرے گی۔ ماخذ: moib.gov.pk/News/58995

[6] اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 02/22، پاکستان کی بیجوں کی صنعت کے محرکات کی تحقیقات، جون 2022ء۔

مثال کے طور پر گنے کی پیداوار کے لحاظ سے امریکا کا درجہ پاکستان سے پست ہے لیکن یافت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔[7] دوسری جانب چاول اور کپاس کی پیداوار اور یافت دونوں کے لحاظ سے چین، پاکستان سے آگے ہے۔[8]

شکل 2.2: فصلوں کی پیداوار اور یافت کے لحاظ سے پاکستان کی درجہ بندی

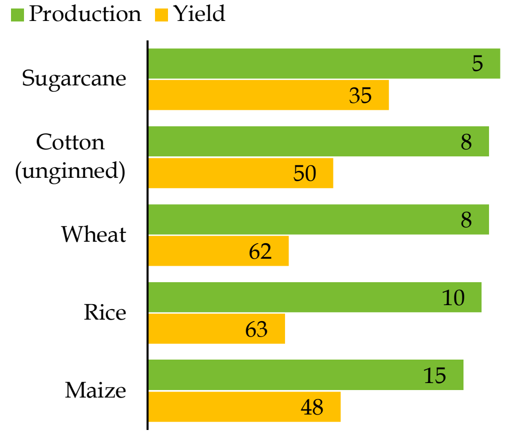

Source: Food and Agriculture Organization - 2022

پانی کی دستیابی

پانی کی دستیابی خریف کی فصلوں کی ضروریات کے مطابق رہی۔ اگست 2023ء، جو گذشتہ تریسٹھ برسوں میں دوسرا خشک ترین اگست تھا، کے علاوہ سیزن کے بیشتر حصوں میں بارش اوسط کے قریب یا اس سے زائد رہی۔[9] یہ خشک موسم جون 2023ء کے فوراً بعد آیا، جو گذشتہ تریسٹھ برسوں میں دوسرا نم ترین جون تھا۔[10] ایک سال کے اندر بارش کے ان شدید رجحانات کی وجہ موسمیاتی تبدیلی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

بارش کے رجحانات کے مطابق اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران آبپاشی کے لیے پانی کا اخراج مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ تھا، لیکن گذشتہ دس برسوں کی اوسط سے کم رہا (**شکل 2.3**)۔ درحقیقت، مالی سال

جدول 2.3: خریف کی فصلوں کے لیے بیج کی دستیابی

فصل	مالی سال 23ء		مالی سال 24ء*	
	دستیابی (ہزار میٹرک ٹن)	درکار مقدار کا فیصد	دستیابی (ہزار میٹرک ٹن)	درکار مقدار کا فیصد
دھان	67.3	148	52.0	114
مکئی	28.0	85	24.7	75
مونگ	5.2	93	6.9	122
کپاس	42.2	84	17.7	35

* عبوری

ماخذ: ایف سی اے ورکنگ پیپرز - موسم خریف 2023-24ء

23ء میں شدید سیلاب کی وجہ سے آبپاشی کے پانی کے زیادہ اخراج کی ضرورت نہیں تھی۔

شکل 2.3: خریف کے دوران آبپاشی کے پانی کی رسد (اپریل تا ستمبر)

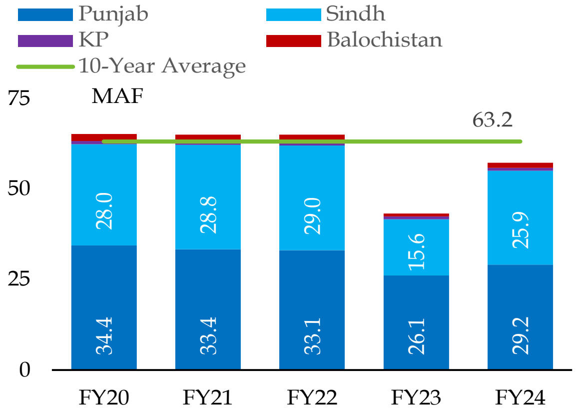

Source: Indus River System Authority

کھاد

گذشتہ برس کے مقابلے میں خریف مالی سال 24ء میں کھاد کے استعمال میں بھی بہتری آئی ہے۔ قیمت میں اضافے کے باوجود یوریا کی خریداری میں 5.8 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.4 الف**)۔ ڈی اے پی کے استعمال میں بھی 54.2 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ قیمتوں میں کمی ہوسکتی ہے (**شکل 2.4 ب**)۔ چونکہ پاکستان اپنی

[7] گنے کی پیداوار اور یافت میں امریکہ بالترتیب 9ویں اور 17ویں نمبر پر ہے۔ ماخذ: ایف اے او کے اعداد وشمار، 2022ء

[8] چین کپاس کے بیج کی پیداوار اور یافت میں پہلے اور چاول کی پیداوار اور یافت میں پہلے اور گیارہویں نمبر پر ہے۔ ماخذ: ایف اے او کے اعداد وشمار، 2022ء

[9] ماخذ: پاکستان کا ماہانہ موسمیاتی خلاصہ اپریل 2023ء تا ستمبر 2023ء، محکمہ موسمیات پاکستان

[10] جون 2023ء میں استوائی سمندری طوفان بائپر جوائے آیا جس نے خطے کو تقریباً بارہ دن تک متاثر کیا۔

شکل 2.4الف: خریف کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت

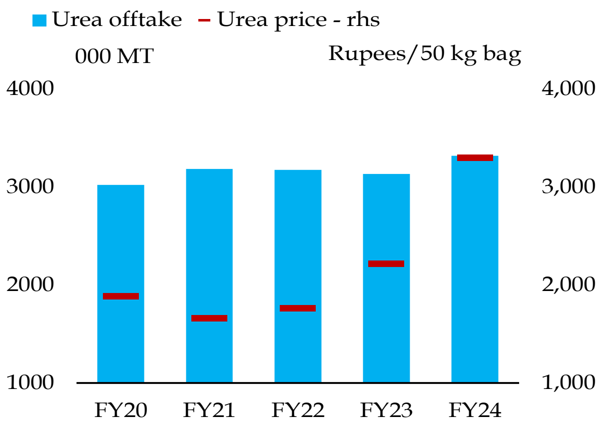

شکل 2.4ب: خریف کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

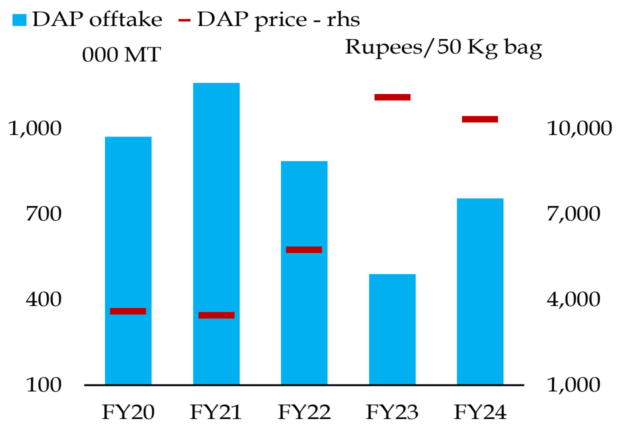

Sources: National Fertilizer Development Centre and Pakistan Bureau of Statistics

ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈی اے پی کی درآمدات پر انحصار کرتا ہے لہٰذا بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں مقامی ڈی اے پی کی قیمتوں میں 7.1 فیصد کمی آگئی۔[11،12]

بین الاقوامی مارکیٹ میں کھاد کی قیمتوں میں مئی 2022ء کی بلند سطح کے مقابلے میں کمی آئی ہے (**شکل 2.5**)۔ بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی وجہ کم طلب تھی جو پست قوتِ خرید کا نتیجہ تھی۔[13] درحقیقت، کھاد کی عالمی صنعت اب بھی روس-یوکرین تنازعے کے باعث رسدی دھچکوں کے علاوہ چین اور مراکش کی طرف سے برآمدی پابندیوں اور مشرقِ وسطیٰ کے تنازعے کی وجہ سے قدرتی گیس کی قیمتوں میں مزید اضافے کی وجہ سے محدود ہے۔[14]

زرعی قرضے کی تقسیم

خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیشِ نظر مالی سال 24ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کا ہدف 23.7 فیصد اضافے سے 2250 ارب روپے کر دیا گیا۔

اسی طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی تقسیم میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا جو حاصل شدہ سالانہ ہدف کا تقریباً 49.1 فیصد ہے۔[15] بیشتر قرضے فصلوں کی پیداوار کے لیے تقسیم کیے گئے، اس کے بعد غیر فارم شعبے میں لائیو اسٹاک / ڈیری اور مرغبانی کا حصہ تھا (**جدول 2.4**)۔

شکل 2.5: ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں

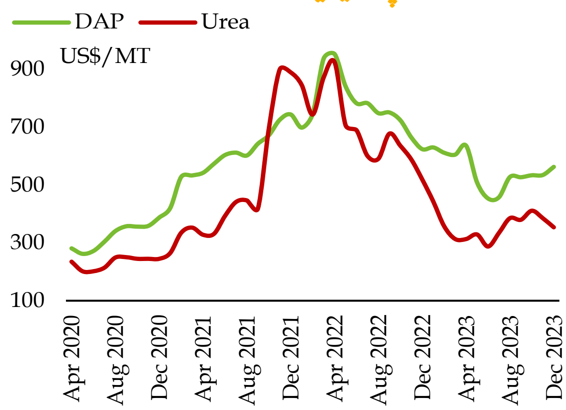

Source: World Bank

[11] خریف مالی سال 24ء کے دوران ڈی اے پی درآمدات 117,400 میٹرک ٹن رہیں (این ایف ڈی سی)۔

[12] خریف 2023ء کے دوران ڈی اے پی کی اوسط قیمت 11128 روپے فی 50 کلوگرام فی تھیلا تھی جبکہ رواں برس کی اسی مدت کے دوران 10342 روپے فی 50 کلوگرام فی تھیلا تھی (پی بی ایس)۔

[13] ڈی اے پی کا استعمال مختلف خطوں، خاص طور پر ایشیا میں کم ہو گیا جس کی بنیادی وجہ قوتِ خرید میں کمی تھی۔ ماخذ: عالمی بینک کی رپورٹ - اجناس کی منڈیوں کا منظر نامہ، اکتوبر 2023ء۔

[14] ماخذ: عالمی بینک کی رپورٹ - اجناس کی منڈیوں کا منظر نامہ، اکتوبر 2023ء۔

[15] ماخذ: اسٹیٹ بینک، شعبہ زرعی قرضہ ومالی شمولیت: جولائی تا دسمبر 2023ء کے دوران اہداف، تقسیم، وصولیاں اور واجبات۔

جدول 2.4: پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے، فیصد

	مالی سال 23ء		مالی سال 24ء	
	مقدار	نمو	مقدار	نمو
فارم کا شعبہ				
الف۔ پیداوار	419.7	42.4	545.8	30.0
ب۔ ترقیاتی	25.3	1.6	58.9	132.8
ٹریکٹر	*2.3*	50.0-	*27.8*	1109.3
ج۔ مجموعی فارم کا شعبہ (الف+ب)	**445.0**	39.2	**604.7**	35.9
نان فارم کا شعبہ				
د۔ گلہ بانی/ڈیری	222.1	39.9	270.5	21.8
ہ۔ مرغبانی	140.9	35.1	173.5	23.2
و۔ دیگر	34.4	50.2	57.1	66.0
ز۔ مجموعی نان فارم کا شعبہ	**397.4**	23.7	**501.2**	26.1
مجموعی زراعت	**842.4**	**31.5**	**1105.8**	**31.3**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹریکٹروں کی خریداری (فارم شعبہ - ترقی) کے لیے قرضوں کی تقسیم میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹریکٹر کی فروخت میں 103.3 فیصد اضافے سے بھی اس کی عکاسی ہوتی ہے، جو زرعی سرگرمیوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس شعبے میں میکانیت کی بھی نشان دہی کرتی ہے۔[16]

اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیموں جیسے وزیر اعظم کسان پیکیج، فصلوں کی بیمہ اسکیم، قرض گیروں کے لیے لائیو اسٹاک انشورنس اسکیم اور گودام کی برقی رسید کے استعمال نے کاشت کاروں کو ان کی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے میں سہولت فراہم کی۔ مزید برآں، 'چیمپئن بینک ماڈل' نے آگاہی بڑھانے، قرض دینے کے خصوصی پروگراموں کی تشکیل اور مقامی کاشت کاروں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے جیسے اقدامات کے ذریعے بینکاری خدمات سے محروم علاقوں میں رسائی کو بڑھایا۔[17] زرعی قرضوں کی مختلف اسکیموں کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے زرعی مالی خواندگی پروگرام (اے ایف ایل پی) کے تحت مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پانچ ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا۔[18]

پیداوار

کپاس

عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 24ء میں کپاس کی پیداوار میں بھاری اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 23ء میں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ زیر کاشت رقبے (12.2 فیصد) اور یافت (122.7 فیصد) میں اضافے دونوں نے کپاس کی پیداوار میں 126.6 فیصد اضافے میں کردار ادا کیا (**شکل 2.6**)۔[19]

[16] مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹریکٹر کی فروخت دوگنا سے زیادہ بڑھ کر 23411 یونٹس تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یہ تعداد 11513 یونٹس تھی (ماخذ: پاما- گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت کے اعداد و شمار)

[17] ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز آر ڈی/ایم اینڈ پی آر ڈی/پی آر/01/74-2022ء، بتاریخ 15 جون 2022ء

[18] ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز (ای سی ڈی/ایم اینڈ پی آر ڈی/پی آر/01/84-2023ء، بتاریخ 18 ستمبر 2023ء

[19] ورکنگ پیپر، وفاقی کمیٹی برائے زراعت (ایف سی اے) کا 21 واں اجلاس– موسمِ ربیع 24-2023ء، ایم این ایف ایس آر

بہتری کو کیڑوں کے خلاف مزاحم بیجوں کے بہتر معیار، سازگار موسمی حالات، اور بوائی کے موسم کے آغاز سے پہلے پرکشش امدادی قیمت کے اعلان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[20]، [21]

یکم جنوری 2024ء تک کپاس کی آمد 8.2 ملین گانٹھیں تھی، جو اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اب بھی کافی زیادہ ہے، تاہم عبوری تخمینوں سے کم ہے۔[22] سپارکو کے تخمینوں کے مطابق اس کی وجہ پنجاب میں کم پیداوار ہو سکتی ہے، جس کا بنیادی سبب سفید مکھی کے حملے اور بے وقت بارشیں ہیں۔[23] دوسری جانب سندھ ہدف سے آگے نکل گیا جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور بہتر ماحولیاتی حالات، یعنی چنائی کے عرصے کے دوران خشک موسم اور کیڑوں کے حملوں میں کمی تھی۔

گنا

مالی سال 24ء میں گنے کی پیداوار میں 10.7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 23ء میں 0.8 فیصد کی معمولی کمی ہوئی تھی (**شکل 2.7**)۔ زیر کاشت رقبے میں تقریباً مساوی کمی کو اس کی وجہ سمجھا جاسکتا ہے، باوجودیکہ یافت میں 0.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔

مالی سال 23ء میں کاشت کاروں نے بلند منافع کی وجہ سے کپاس کی جگہ گنے کا انتخاب کیا تھا۔[24] تاہم مالی سال 24ء کے دوران صورتِ حال کپاس کے حق میں موافق رہی اور امدادی قیمتوں میں اضافے کے باوجود پنجاب اور سندھ دونوں میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی واقع ہوئی۔[25]

شکل 2.6: کپاس کی فصل

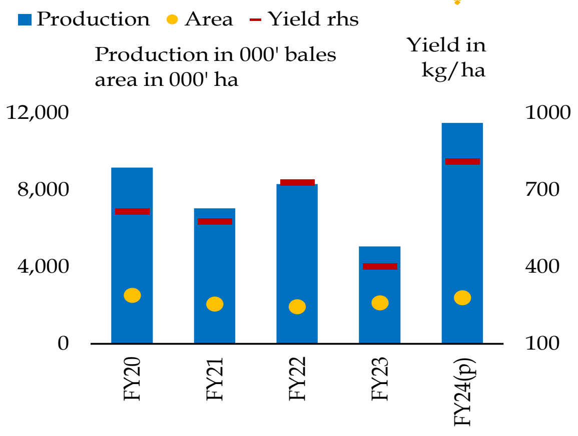

Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.7: گنے کی فصل

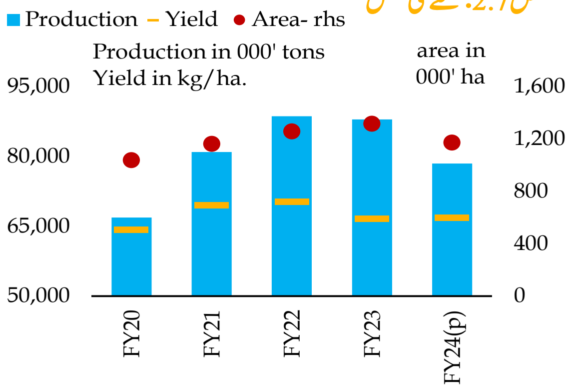

Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

اہم بات یہ ہے کہ گزشتہ 5 سالہ اوسط (مالی سال 18ء تا مالی سال 22ء، مالی سال 23ء کے سیلاب پر قابو پانے کے لیے) کے مقابلے میں کپاس کے رقبے، پیداوار اور یافت میں بالترتیب 4 فیصد، 24 فیصد اور 20 فیصد اضافہ ہوا۔ اس مجموعی

---

[20] پنجاب اور سندھ میں کیڑوں کے خلاف مزاحم بیجوں کے بہتر معیار کا استعمال کیا گیا۔ ماخذ: ماہانہ اقتصادی اپ ڈیٹ اور منظر نامہ، اگست 2023ء، فنانس ڈویژن، اقتصادی مشیر ونگ، حکومت پاکستان۔

[21] وزارت خزانہ (پی آر نمبر 325–14 مارچ 2023ء) ای سی سی نے ایم این ایف ایس آر کی تجویز کی منظوری دی اور رواں سال بوائی سیزن کے لیے کپاس (پُھٹی) کی مداخلتی قیمت 8500 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔

[22] کپاس کی آمد، پاکستان کاٹن جنرز ایسوسی ایشن: ملتان

[23] ماخذ: سپارکو، پاک-ایس سی ایم ایس بلیٹن، یکم جنوری 2024ء۔ ایف سی اے ورکنگ پیپر کے عبوری تخمینوں کے مطابق 1.7 ملین ہیکٹر اور 7.0 ملین گانٹھوں کے مقابلے میں پنجاب میں زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار بالترتیب 1.39 ملین ہیکٹر اور 5.07 ملین گانٹھیں رہی۔

[24] ماخذ: پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ 23-2022ء: اسٹیٹ بینک، کراچی۔

[25] سندھ اور پنجاب میں امدادی قیمت 302 روپے فی 40 کلوگرام اور 300 روپے فی 40 کلوگرام (ماخذ: پی بی ایس) سے بڑھ کر بالترتیب 425 روپے فی 40 کلوگرام اور 400 روپے فی 40 کلوگرام (ماخذ: سپارکو) ہوگئی۔

چاول

مالی سال 24ء کے لیے عبوری تخمینے چاول کی پیداوار میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں جبکہ مالی سال 23ء میں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا (**شکل 2.8**)۔ چاول کی پیداوار میں اضافے کی وجہ زیر کاشت رقبے میں اضافہ تھا، جسے چاول کی قیمتوں میں اضافے، مون سون کی ساز گار بارشوں اور گزشتہ برس کے مقابلے میں برآمدات کے بہتر امکانات سے تقویت ملی (**دیکھیے باب 5**)۔

شکل 2.8: چاول کی فصل

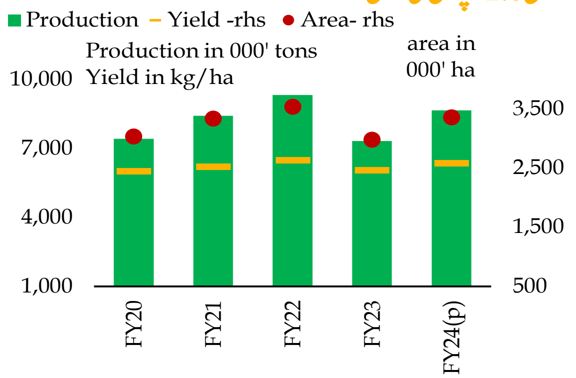

Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper and Pakistan Bureau of Statistics

مکئی

مالی سال 24ء کے دوران مکئی کی پیداوار میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کا زیر کاشت رقبہ 5.0 فیصد تک بڑھ گیا (**شکل 2.9**)۔[26,27] مزید برآں، مالی سال 24ء میں مکئی کی پیداوار اب بھی گزشتہ پانچ برسوں کے اوسط سے 16.8 فیصد زیادہ ہے، جو بوائی کے رقبے میں اضافے اور بلند یافت کی عکاسی کرتی ہے۔[28] ملکی کھپت کے علاوہ، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکئی کی برآمد میں بھی اضافہ ہوا (**دیکھیے باب 5**)۔

گندم

مالی سال 24ء کے لیے گندم کی پیداوار 30 ملین میٹرک ٹن رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے (**جدول 2.5**)۔ مالی سال 24ء میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو اس کے ہدف سے 1.8 فیصد سے زیادہ ہے۔[29,30] تاہم، دسمبر 2024ء میں خشک موسم اس کی یافت پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔[31] اس سے قطع نظر، مختلف صوبوں میں موسمی حالات، مٹی کی نمی اور بوائی کے رقبے کے لحاظ سے بوائی کے موسم کے دوران صورتِ حال کے پیشِ نظر گندم کی پیداوار کا امکان امید افزا ہے، البتہ خام مال کی دستیابی نیز فصل کی کٹائی کے وقت غیر متوقع طور پر خراب موسم منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

شکل 2.9: مکئی کی فصل

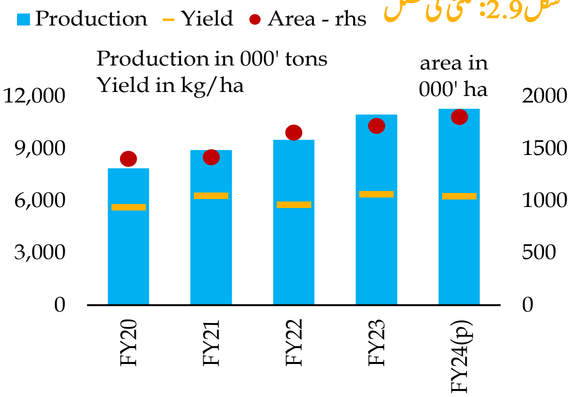

Sources: Federal Committee on Agriculture Working Paper - Minutes and Pakistan Bureau of Statistics

فصلوں کی اچھی پیداوار کے باوجود ملک میں گندم کی خود کفالت کا فقدان ہے اور یہ بڑھتی ہوئی کھپت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا

---

[26] ماخذ: موسم ربیع (24-2023ء) کے لیے ایف سی اے کے اکیسویں اجلاس کی روداد، وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔

[27] جیسا کہ موسم ربیع (24-2023ء) کے لیے ایف سی اے کے اکیسویں اجلاس کی روداد میں کہا گیا ہے۔ وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق۔ جبکہ پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے 24-2023ء کی دوسری سہ ماہی کے جاری کردہ کیو این اے کے مطابق مکئی کی پیداوار میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا۔

[28] مالی سال 24ء میں مکئی کی پیداوار پانچ سالہ اوسط سے 1.5 ملین ٹن زیادہ ہے۔

[29] ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، کیو این اے کا اجرا دوسری سہ ماہی 24-2023ء۔

[30] ماخذ: حکومت پاکستان، فنانس ڈویژن، ماہانہ اقتصادی اپڈیٹ اور منظر نامہ، جنوری 2024ء۔

[31] ماخذ: دسمبر 2023ء میں بارش اوسط کے مقابلے میں 92 فیصد کم تھی: پاکستان محکمہ موسمیات۔

ہے۔[32] حکومت نے کاشت کاروں کی اوسط پیداواری لاگت کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے لیے کم از کم امدادی قیمت 3900 روپے فی 40 کلو گرام برقرار رکھی۔[33] حکومت کی کم از کم امدادی قیمت کی پالیسی نے گندم سمیت مختلف اہم فصلوں کی پیداوار کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، اس میں خریداری ایجنسیوں کے ذریعہ سرکاری فنڈز کا استعمال شامل ہے۔ **باکس 2.1** میں موجودہ امدادی قیمت کی پالیسی کو مزید بہتر بنانے کے لیے مفید سبق حاصل کرنے کے لیے مختلف ممالک کے طریقوں کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

جدول 2.5: مالی سال 24ء کے لیے گندم کے اہداف

رقبہ ملین ہیکٹر؛ پیداوار ملین میٹرک ٹن

ملک / صوبہ	رقبہ		پیداوار	
	م س 23ء	م س 24ء(ہ)	م س 23ء	م س 24ء(ہ)
پنجاب	6.5	7.7	21.2	23.0
سندھ	1.2	1.3	3.9	4.0
خیبر پختون خوا	0.8	0.6	1.5	1.8
بلوچستان	0.5	0.4	1.5	1.2
پاکستان	**9.0**	**10.0**	**28.2**	**30.0**

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت، کراپ رپورٹنگ سروس

باکس 2.1: پاکستان میں کم از کم امدادی قیمت کا طریقہ کار–بین الاقوامی بہترین روایات سے سبق

کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) بازار میں مداخلت کی ایک شکل ہے جس میں حکومتیں زرعی پیداوار کے لیے کم از کم قیمت طے کرتی ہیں تاکہ خود کفالت اور غذائی تحفظ کے حصول، ہموار رسد کو یقینی بنانے اور ملکی بازار میں قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے کاشت کاروں کو کسی مخصوص فصل کی زیادہ پیداوار کے لیے ترغیب دی جاسکے۔ کم از کم قیمت پیداواری لاگت جیسے زمین کے کرائے اور خام مال کی لاگتوں، یعنی کھاد، کیڑے مار ادویات، بیجوں، پانی، مزدوری، مشینری کی شرحوں، ایندھن کے چارجز وغیرہ کے ساتھ ساتھ طلب اور رسد کے محرکات کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کی جاتی ہے۔ تاہم، وسائل کی کمی والے ترقی پذیر ممالک میں ایم ایس پی ایک اضافی مالی بوجھ بن جاتی ہے۔

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دونوں معیشتوں میں حکومتیں اپنے اپنے ممالک کی ضروریات اور حالات کے لحاظ سے کاشت کاروں کی مدد کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرتی ہیں۔ پاکستان میں گندم کی خریداری حکومت کی جانب سے کم از کم امدادی قیمت پر کی جاتی ہے جبکہ کپاس اور گنے کو زیادہ تر علامتی ایم ایس پی کے ذریعے سپورٹ کیا جاتا ہے۔ حکومت طلب اور رسد کے درمیان توازن کو یقینی بنانے اور بفر اسٹاک کو برقرار رکھنے کے لیے اہم اجناس کی خرید و فروخت بھی کرتی ہے۔

بین الاقوامی تجربات

بھارت، بنگلہ دیش اور چین جیسے ممالک میں پاکستان کی طرح اہم فصلوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت کا طریقہ کار موجود ہے۔ بھارت دھان، مکئی، سویابین، کپاس، گندم، جو اور چنے سمیت متعدد خریف اور ربیع کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی کا استعمال کرتا ہے۔[34] بنگلہ دیش فصل کی کٹائی کے وقت دھان کے لیے ایم ایس پی کا اعلان کرتا ہے اور اسے پبلک فوڈ گرین ڈسٹری بیوشن سسٹم (پی ایف جی ڈی ایس) کے ذریعے خریدتا ہے۔ چین فصلوں کی بوائی سے قبل پیداواری لاگت اور مارکیٹ کے حالات کی بنیاد پر گندم اور چاول کی امدادی قیمتوں کا اعلان کرتا ہے۔[35] دوسری جانب، منتخب زرعی اجناس کے لیے امدادی قیمتوں کا اعلان کرنے کے علاوہ، جنوبی افریقہ کی حکومت چینی اور گندم کی مجموعی وصولیوں کا بالترتیب 30 اور 5 فیصد امداد فراہم کرتی ہے۔[36] جبکہ کینیا کی حکومت گندم کی ایک زیریں قیمت طے کرتی ہے اور نجی تاجروں اور مل مالکان کو ترجیحی ٹیرف پر درآمد کرنے سے پہلے اس قیمت پر ملکی پیداوار خریدنا ضروری ہے۔[37]

---

[32] بڑھتی ہوئی قومی ضروریات (32.21 ملین میٹرک ٹن) کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے لیے شارٹ فال کا تخمینہ 2.4 ملین میٹرک ٹن ہے۔

[33] وزارت خزانہ (پی آر نمبر 510–30 دسمبر 2023ء) ای سی سی نے گندم کی گذشتہ سال کی امدادی قیمت 3900 روپے فی 40 کلو گرام برقرار رکھی۔ مالی سال 24ء میں پنجاب اور سندھ میں گندم کی اوسط پیداواری لاگت کا تخمینہ بالترتیب 3303.5 روپے فی 40 کلو گرام اور 3075.2 روپے فی 40 کلو گرام لگایا گیا ہے۔ ماخذ: گندم کی پالیسی کا تجزیہ برائے 24-2023ء۔ پی ڈی ایف (api.gov.pk)

[34] پریس ریلیز-7 جون، 2023ء ماخذ: پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی)، بھارت۔

[35] ماخذ: ریاستی کونسل، عوامی جمہوریہ چین (english.www.gov.cn)

[36] ماخذ او ای سی ڈی: موسمیاتی تبدیلی کا اثر زائل کرنے کے لیے زرعی پالیسی میں اصلاحات۔

[37] ماخذ: یو ایس ڈی اے سالانہ اناج اور فیڈ رپورٹ، مارچ 2022ء حوالہ شدہ گندم پالیسی حکومت کی طرف سے میعادی بنیاد پر منظور کی جاتی ہے اور توقع ہے کہ مالی سال 23ء میں اس پر عمل درآمد جاری رہے گا۔

امریکہ میں، حکومت کے پاس اپنے کاشت کاروں کے لیے متعدد امدادی پروگرام موجود ہیں جیسے اجناس قرض پروگرام، فارم اسٹوریج کی سہولت، شہد کے لیے امدادی قرض پروگرام، مارکیٹ لاس اسسٹنس پیمنٹ وغیرہ۔[38] اجناس قرض پروگرام میں، گندم، مکئی اور روغنی بیجوں[39] جیسی منتخب اجناس کے لیے 'قرض کی شرح' جاری کرکے ایک ہائبرڈ طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کاشت کاران 'قرض کی شرحوں' کی بنیاد پر اپنی فصل کو بطور ضمانت گروی رکھ کر قرضہ حاصل کرسکتے ہیں۔ عرصیت کی تکمیل کے وقت، کاشت کار یا تو اپنی فصلوں کو بازار میں فروخت کرسکتے ہیں (اگر بازار کی قیمت 'قرض کی شرح' سے زیادہ ہے) اور قرض کی ادائیگی کرسکتے ہیں یا مارکیٹ کی قیمت 'قرض کی شرح' سے کم ہونے کی صورت میں عرصیت کی تکمیل پر مکمل تصفیے کے طور پر فصل (جو بطور ضمانت گروی رکھی گئی تھی) کو پہنچا سکتے ہیں۔[40]

مختلف ممالک کے تجربات سے پاکستان کیا سیکھ سکتا ہے؟

پاکستان بنیادی فصلوں، خاص طور پر گندم کو ترجیح دے کر اور دیگر فصلوں کی خریداری اور رسد کے انتظام میں نجی شعبے کے کردار کو بڑھا کر کم از کم امدادی قیمت کے طریقہ کار کی تشکیل نو کرسکتا ہے۔ پاکستان بین الاقوامی بہترین طریقوں سے مفید سبق حاصل کرسکتا ہے اور اہم فصلوں کے لیے قرضوں کی شرح جیسی حکمت عملی پر عمل درآمد کرسکتا ہے۔ اس سے کاشت کاروں کو قرضوں کی فراہمی اور بے ضابطہ قرض دینے والوں سے مہنگے قرضوں پر ان کا انحصار کم کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ ان فصلوں کے لیے رقم کی زیریں حد مقرر کرنے کے دوہرے مقصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا نظام کاشت کاروں کو ان کا قرض چکانے کا اختیار دیتا ہے؛ یعنی وہ اپنی فصلوں کو عام بازار میں فروخت کرکے یا سرکاری خریداری ایجنسی کو گروی رکھی ہوئی فصلیں پہنچا کر قرض چکاسکتے ہیں۔ طویل مدتی لحاظ سے حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ براہ راست خریداری سے بتدریج پیچھے ہٹ جائے اور طلب ورسد کے فرق کی نگرانی کرنے اور نجی شعبے کو خریداری اور ذخیرہ کاری کی ترغیب دینے میں اپنا کردار ادا کرے۔ حکومت بنیادی طور پر ہنگامی حالات اور شدید قلت کے لیے اسٹریٹجک اسٹاک برقرار رکھ سکتی ہے۔

دیگر فصلیں

خریف کی دیگر فصلیں (مونگ، ماش اور مرچ) جن کی پیداوار گذشتہ سال کے سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئی تھی، ان میں مالی سال 24ء کے دوران معقول اضافہ ہوا (**جدول 2.6**)۔ اس سے قطع نظر خریف کی دیگر فصلوں کی پیداواری سطح مالی سال 22ء سے کم رہی، جو سیلاب کے لحاظ سے قدرے معمول کا سال تھا۔

جدول 2.6: خریف کی دیگر فصلیں

رقبہ ہزار ہیکٹر؛ پیداوار ہزار ٹن

فصلیں	رقبہ			پیداوار		
	م س22ء	م س23ء	م س24ء*	م س22ء	م س23ء	م س24ء*
مونگ	302	218	198	264	135	144
ماش	8	7	7	6	4	5
مرچ	58	54	55	144	119	122

*عبوری

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت ورکنگ پیپر اور پاکستان دفتر شماریات

مزید برآں، بلند یافت کی حامل ربیع کی نقد سمجھی جانے والی فصل آلو کی پیداوار بنیادی طور پر پنجاب میں مرتکز ہے، جس کا مالی سال 23ء میں اس فصل کی مجموعی پیداوار میں 99 فیصد حصہ تھا۔ گذشتہ برس اضافی پیداوار کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس سال کے لیے کم ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ ربیع کی دیگر فصلوں کے لیے مقرر کردہ اہداف **جدول 2.7** میں دیے گئے ہیں۔

جدول 2.7: ربیع کی دیگر فصلیں

پیداوار ہزار ٹن؛ نمو فیصد

فصل	پیداوار		نمو
	م س23ء	م س24ء(ہ)	
پیاز	1844	2543	37.9
ٹماٹر	621	653	5.2
آلو	8184	6331	-22.7
چنا	244	588	141.4
دال	5	10	104.3

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت ورکنگ پیپر

2.3 صنعت

صنعتی پیداوار میں مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مسلسل سکڑاؤ دیکھا گیا (**جدول 2.8**)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعتی سرگرمیوں کو

[38] https://www.usda.gov/topics/trade/price-support

[39] قومی اوسط قرضے کی شرح 2023ء۔ ماخذ: یو ایس ڈی اے

[40] کموڈیٹی کریڈٹ کارپوریشن۔ ماخذ: یو ایس ڈی اے

جدول 2.8: صنعتی شعبے کے خام اضافہ قدر (جی وی اے) میں نمو

فیصد

	مالی سال 23ء						مالی سال 24ء		
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	شش 1*	شش 2*	سہ 1	سہ 2	شش 1*
مجموعی	**1.9-**	**0.8**	**3.6-**	**9.7-**	**0.6-**	**6.7-**	**0.2-**	**0.8-**	**0.8-**
کان کنی اور کوہ کنی	**17.7-**	**1.3-**	**6.7**	**1.0**	**10.0-**	**3.8**	**7.8**	**4.2-**	**4.2-**
اشیاسازی	**1.1**	**0.7**	**9.2-**	**12.4-**	**0.9**	**10.7-**	**2.0**	**2.9**	**2.9**
بڑا پیمانہ	1.3-	1.9-	14.5-	19.6-	1.6-	16.9-	0.9-	0.5	0.5
چھوٹا پیمانہ	8.6	8.9	9.3	9.8	8.7	9.5	10.4	10.1	10.1
مذبح	6.1	6.2	6.4	6.9	6.2	6.7	7.5	7.3	7.3
بجلی، گیس اور پانی کی رسد	**2.1-**	**13.2**	**35.8**	**7.6**	**3.0**	**18.3**	**12.7-**	**1.5**	**1.5**
تعمیرات	**3.6-**	**4.9-**	**5.8-**	**22.2-**	**4.4-**	**14.0-**	**0.7**	**17.6-**	**17.6-**

* شش 1 جی وی اے = سہ 1 جی وی اے + سہ 2 جی وی اے؛ شش 2 جی وی اے = سہ 3 جی وی اے + سہ 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

محدود کرنے والے عوامل میں کمزور ملکی طلب اور پاکستان کی روایتی ٹیکسٹائل برآمدات کے ساتھ مہنگی توانائی شامل ہیں۔

شکل 2.10: اشیاسازی کے کوانٹم انڈیکس میں نمو

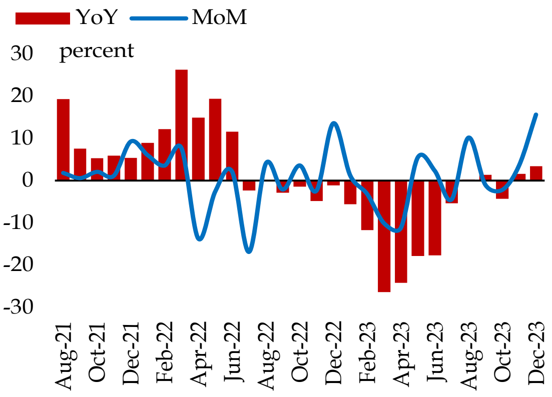

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس سے قطع نظر، مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی سے مسلسل پانچ سہ ماہیوں تک کمی کے بعد بحالی ہوئی اور اس میں 0.5 فیصد نمو درج کی گئی، جس کی وجہ سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سکڑاؤ خاصا کم ہو گیا۔ نمو کو تقویت دینے والے اہم عوامل میں درآمدی خام مال کی دستیابی میں بہتری اور کپاس اور چاول کی پیداوار کی بحالی شامل ہیں۔

شکل 2.11: پیداوار میں اضافے اور کمی ظاہر کرنے والے شعبہ جات

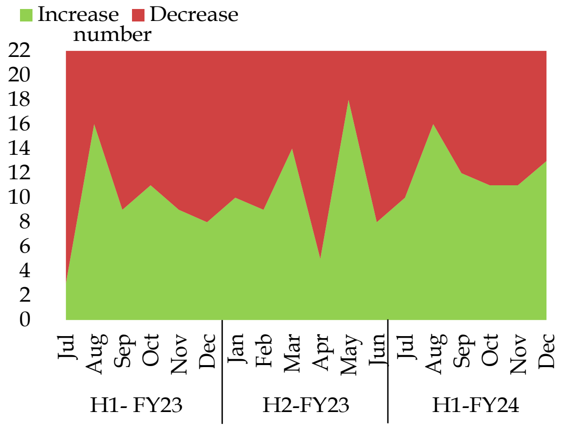

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم)[41]

بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.4 فیصد کا کم سکڑاؤ درج کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت میں

[41] یہ سیکشن دسمبر 2023ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی صنعتوں کے متعلق پاکستان دفتر شماریات کے کوانٹم انڈیکس نمبرز پر مبنی ہے۔

جدول 2.9: پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم شعبوں میں مجموعی نمو اور حصہ

اشیاسازی کا شعبہ	وزن	نمو (فیصد)		حصہ	
		م س23ء	م س24ء	م س23ء	م س24ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	78.4	**-2.1**	**-0.4**	**-2.1**	**-0.4**
جس میں					
غذا	10.7	-2.9	5.1	-0.4	0.8
مشروبات	3.8	-8.2	3.1	-0.4	0.1
تمباکو	2.1	-23.5	-36.7	-0.6	-0.7
ٹیکسٹائل	18.2	-13.1	-11.0	-2.8	-2.0
پہننے والے ملبوسات	6.1	67.9	15.1	5.9	2.3
کوک اور پیٹرولیم مصنوعات	6.7	-11.1	8.4	-0.8	0.5
کیمیکل مصنوعات	6.5	-1.1	3.8	-0.1	0.3
ادویات	5.2	-21.6	31.8	-1.2	1.4
غیر دھاتی معدنیات	5.0	-11.7	1.2	-0.9	0.1
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	3.4	-2.1	-1.4	-0.1	-0.1
برقی آلات	2.0	-5.1	-10.9	-0.2	-0.4
گاڑیاں	3.1	-30.2	-52.9	-1.4	-1.7
فرنیچر	0.5	102.3	-37.3	1.4	-1.0
دیگر اشیاسازی	0.3	52.9	8.2	0.2	0.0

ماخذ: ایل ایس ایم کے کوانٹم انڈیکس تعداد برائے دسمبر 2023ء، پاکستان دفتر شماریات

2.1 فیصد کی کمی ہوئی تھی (**جدول 2.9**)۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نومبر اور دسمبر 2023ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سال بسال اور ماہ بہ ماہ دونوں بنیادوں پر اضافہ ہوا (**شکل 2.10**)۔ نیز، سکڑاؤ نسبتاً کم وسیع البنیاد تھا، کیونکہ 22 میں سے 12 شعبوں نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مثبت نمو دکھائی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں ایسے شعبوں کی تعداد صرف 4 تھی (**شکل 2.11**)۔

ایل ایس ایم کی نمو میں بڑی کمی ٹیکسٹائل، گاڑیوں اور فرنیچر کے شعبوں میں دیکھی گئی۔ تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں فرنیچر کو علیحدہ کیا جائے تو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی اس مدت میں 0.4 فیصد نمو ظاہر کرتی ہے، جبکہ اس میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد کی آئی تھی۔[42] غذائی اجزا، مشروبات، پیٹرولیم، دواسازی اور ملبوسات نے مثبت کردار ادا کیا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان شعبوں کی پیداوار میں مجموعی طور پر 11.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 7.6 فیصد کی ہوئی تھی۔ ان شعبوں کو چھوڑ کر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم میں سکڑاؤ بڑھ کر 10.0 فیصد تک پہنچ جاتا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد کی آئی تھی (**شکل 2.12**)۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار کے نچلی سطح پر آنے کی نشاندہی بڑی حد تک ملکی اور درآمدی خام مال کی بہتر دستیابی سے ہوتی ہے۔ دوسری طرف، مہنگائی کے دباؤ کے حالات میں سود کی بلند شرح نے ملکی طلب کو کم رکھا۔ اسی طرح، توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل نے پیداواری لاگت پر عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات کو جزوی طور زائل کیا ہے۔

[42] فرنیچر کے شعبے کو اس کے چھوٹے حصے کے باوجود موجودہ مدت میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو میں اہم (منفی) کردار پر خارج کر دیا گیا ہے۔

جدول 2.10: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل اور ملبوسات

	وزن	مجموعی پیداوار (ملین میٹرک ٹن)			نمو (فیصد)	
		م س22ء	م س23ء	م س24ء	م س23ء	م س24ء
دھاگا	**8.9**	1.7	1.5	1.2	14.2-	18.2-
کپڑے*	**7.3**	525.3	487.5	435.0	7.2-	10.8-
پٹ سن کی اشیا	**0.3**	0.03	0.03	0.02	5.6	33.4-
اونی اور قالین کا دھاگا	0.1	0.00	0.01	0.01	95.6	40.5
اونی کمبل**	**0.9**	46.0	20.7	23.7	54.9-	14.4
پہننے والے ملبوسات***	**6.1**	21.7	36.5	42.0	67.9	15.1

*ملین اسکوائر میٹر، **ملین، ***ملین درجن

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.12: پہلی ششماہی میں مجموعی نمو

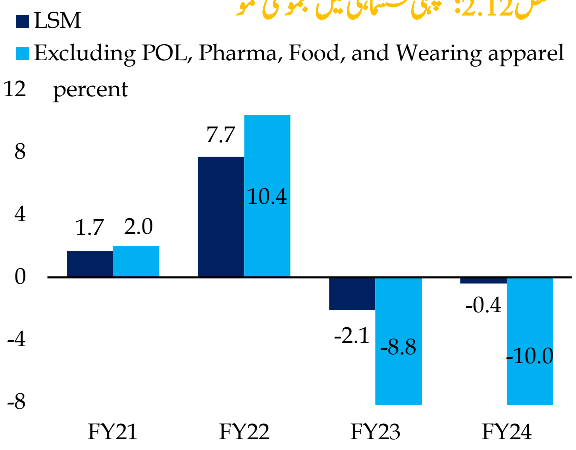

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 13.1 فیصد سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس کمی میں اہم کردار دھاگے اور کپڑے کے ذیلی شعبوں نے ادا کیا، جو بنیادی طور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے دباؤ میں تھے (**جدول 2.10**)۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی پیداوار میں اضافے کی رفتار کم ہو کر 15.1 فیصد ہوگئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 67.9 فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ریڈی میڈ ملبوسات کے برآمدی حجم میں 6.8 فیصد کمی کو قرار دیا جا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 89.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پیداوار میں کمی کا بڑا سبب ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی کمزور بیرونی مانگ کے سبب برآمدات کی اکائی قیمت میں کمی اور چین سے مسابقت کا بڑھنا تھا۔[43] ٹیکسٹائل کی پیداوار کو متاثر کرنے والے دیگر عوامل میں برآمدی نوعیت کے شعبوں کے لیے توانائی کی سبسڈی کے خاتمے کے بعد بجلی کے نرخوں میں اضافہ، مہنگا درآمدی خام مال اور ای ایف ایس کے مرحلہ وار خاتمے کے علاوہ سود کی بلند شرح شامل تھے۔[44]

غذائی اجزا

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کے دوسرے بڑے گروپ غذائی اجزا کی پیداوار میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 2.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں نمو بنیادی طور پر کوکنگ آئل کی پیداوار میں 25.5 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی جسے پام آئل کی کم بین الاقوامی قیمتوں سے سہولت ملی تھی (**شکل 2.13**)۔

[43] ممکنہ امریکی کساد بازاری اور خوردہ فروشوں پر پہلے سے بوجھ بنے ہوئے ذخائر کو کم کرنے کے حالات میں احتیاط برتنے کے سبب کیلنڈر سال 2023 میں سب سے بڑے درآمد کنندہ امریکہ کی کپاس کی مصنوعات کی درآمدات 20 برسوں میں دوسری کم ترین سطح پر تھیں۔ (ماخذ: امریکی محکمہ زراعت)۔

[44] بجلی کی قیمت 9 سینٹ / کلوواٹ آور سے بڑھ کر 14 سینٹ ہوگئی جو علاقائی معیشتوں کے برآمدی شعبوں کی اوسط سے زیادہ ہے۔

شکل 2.13: پہلی ششماہی میں غذائی پیداوار کی مجموعی نمو میں حصہ

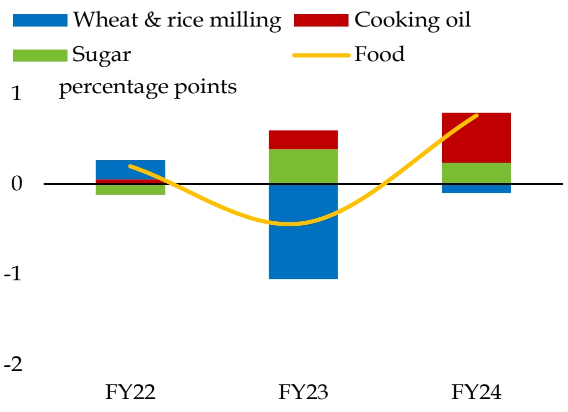

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.14: پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمو

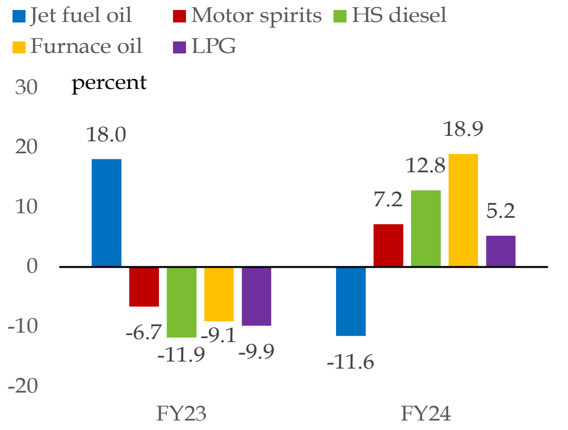

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم اور چاول کی پسائی میں بھی خاصا کم سکڑاؤ ہوا، جو بنیادی طور پر فصلوں کی بہتر پیداوار کی وجہ سے تھا۔[45] مزید بر آں، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کم پیداوار اور گنے کی پچل کاری کے آغاز میں تاخیر کے باوجود چینی کی پیداوار میں 7.8 فیصد نمو ہوئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں چینی کی پیداوار میں اضافے میں اہم کردار سکروز کے حصول کی بلند سطح نے ادا کیا۔

کوک اور پیٹرولیم

ملکی فروخت میں کمی کے باوجود پیٹرولیم ریفائننگ میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 11.1 فیصد کمی تھی۔ جیٹ فیول اور لبریکیٹنگ آئل کے علاوہ تمام پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا (**شکل 2.14**)۔

فروخت میں کمی کے باوجود یہ اضافہ بنیادی طور پر پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں نمایاں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کی عکاسی خام تیل کی درآمدات کے زیادہ حجم سے بھی ہوتی ہے (**شکل 2.15**)۔[46، 47] مزید بر آں، تیار شدہ مصنوعات کی بر آمدات کے حجم خاص طور پر متحدہ عرب امارات کو اضافے سے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کو تقویت ملی (دیکھیے باب 5)۔[48]

شکل 2.15: پہلی ششماہی میں پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات اور فروخت

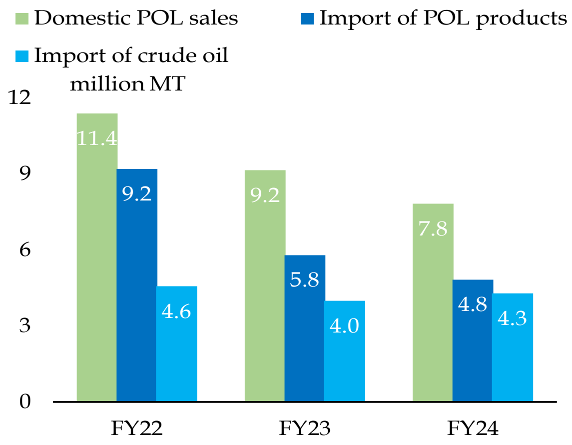

Source: Oil Companies Advisory Council and PBS

[45] مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران چاول کی بر آمدات میں 48.3 فیصد اضافہ، ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 18.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

[46] پیٹرول، ڈیزل اور فرنس آئل کی مسلسل بلند قیمتوں نے پیٹرولیم مصنوعات کی کمزور فروخت میں اہم کردار ادا کیا۔

[47] مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام تیل کی درآمدات کے حجم میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت میں 12.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

[48] مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت اور درآمدات میں بالترتیب 14.5 اور 16.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جبکہ متحدہ عرب امارات کو پیٹرولیم مصنوعات کی بر آمدات مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 145.0 ملین ڈالر تک بڑھ گئیں جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 11.1 ملین ڈالر تھیں۔

دواسازی

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران دواسازی کی پیداوار میں 31.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال کی اسی مدت میں 21.6 فیصد کمی درج کی گئی تھی (**شکل 2.16**)۔ دواسازی کی پیداوار میں اضافے کی اہم وجوہات میں درآمد شدہ طبی خام مال کی بڑھتی ہوئی دستیابی اور خصوصاً مالی سال 24 کی دوسری سہ ماہی میں شرح مبادلہ کا قدرے مستحکم رہنا تھا۔[49] مزید برآں، ڈرگ ریگولیشن اتھارٹی آف پاکستان نے بھی عام اور ضروری ادویات کی خوردہ قیمتوں میں اضافے کی اجازت دی، جس سے دواؤں کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملی۔[50]

شکل 2.16: پہلی ششماہی میں طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو

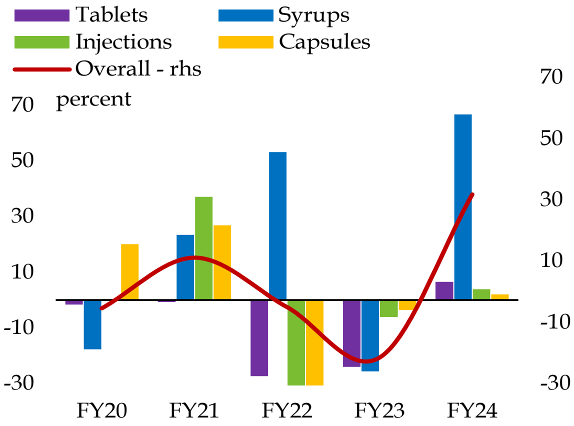

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیاں

کمی کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی پیداوار میں مزید 52.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں بھی 28.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ کمی بھی وسیع البنیاد تھی (**شکل 2.17**)۔ گاڑیوں کی صنعت کو متعدد چیلنجوں کا سامنا ہے۔ گاڑیوں کی طلب کو محدود کرنے والے کچھ عوامل میں سست اقتصادی سرگرمی، قرض لینے کی لاگت میں اضافہ اور بلند قیمتیں شامل ہیں۔[51، 52]

شکل 2.17: پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی پیداوار میں نمو

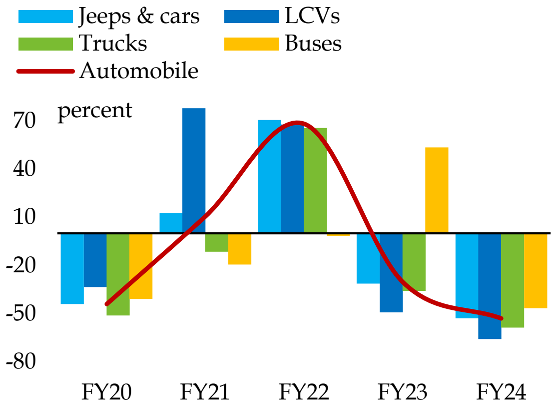

Source: Pakistan Bureau of Statistics

پاکستان آٹوموبائل مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن (پی اے ایم اے) کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق موجودہ جائزے کی مدت میں گاڑیوں کی فروخت میں 35.6 فیصد کمی آئی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 40.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ الگ الگ پرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ (ایس کے ڈی) گاڑیوں کی کٹس کی درآمدات میں کمی کا باعث بننے والے مخصوص شعبہ جاتی مسائل نے بھی زیر جائزہ مدت میں گاڑیوں کی پیداوار کی سطح کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

تعمیرات ۔ منسلک صنعتیں

جیسا کہ **جدول 2.8** میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ سکڑاؤ درج کیا گیا۔ بلند مالی لاگت، حقیقی آمدنیوں میں کمی اور وفاقی پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے اخراجات میں کمی تعمیراتی سرگرمیوں پر مسلسل منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، سخت زری پالیسی اور سیاسی غیر یقینی صورت حال بھی مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کو متاثر کرنے کا باعث بنے۔

---

49 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ادویات کی درآمدی مقدار میں 67.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 37.2 فیصد سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔

50 مالی سال 24 کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کی قیمتوں میں 31.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 14.1 فیصد بڑھی تھیں۔

51 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں موٹر گاڑیوں کی قیمتوں میں 24.7 فیصد اضافہ ہوا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 31.1 فیصد کے علاوہ تھے۔ اسی طرح ایندھن کی قیمت میں 22.1 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال 70.5 فیصد تھا۔

52 مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کے دوران کاروں کے قرضوں کی مد میں 42.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 30.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے تھی۔

سیمنٹ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 1.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ بلند برآمدی حجم ہے، جس کے بعد آخری مہینوں میں ملکی فروخت میں اضافے نے اس میں اہم کردار ادا کیا (**شکل 2.18**)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے برآمدی مقامات خصوصاً، افغانستان، بنگلہ دیش، ہانگ کانگ، جرمنی اور گھانا کی جانب سے سیمنٹ کی طلب تقریباً دگنی ہو کر 3.7 ملین میٹرک ٹن ہو گئی (**دیکھیے باب 5**)۔ اس کے علاوہ، مذکورہ مدت میں سیمنٹ کی ملکی ترسیلات میں 1.7 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، کمزور ملکی طلب اور کوئلے کی قیمتوں میں اضافے سے سیمنٹ کی پیداوار کو کچھ نقصان پہنچا۔

شکل 2.18: پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار اور ترسیل میں نمو

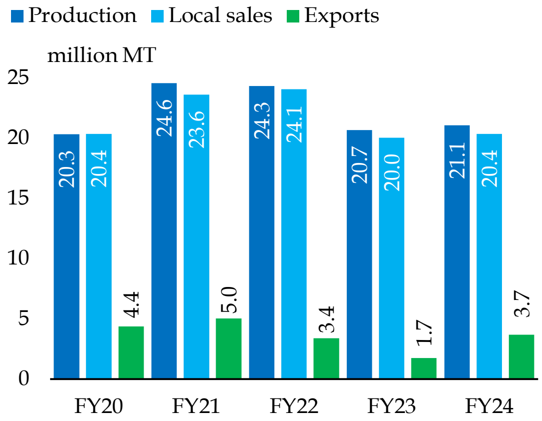

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and APCMA

فولاد

فولاد کی پیداوار میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 1.4 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 2.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران، چپٹے اور لمبے فولاد کی پیداوار میں بالترتیب 1.8 اور 0.8 فیصد کی واقع ہوئی (**شکل 2.19**)۔ گاڑیوں، برقی آلات، بھاری مشینری اور آلات، سلائی اور گنے کی مشینوں سمیت منسلک صنعتوں کی سست طلب مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں چپٹے فولاد کے کم استعمال کا باعث بنی۔[53]

شکل 2.19: پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار میں نمو

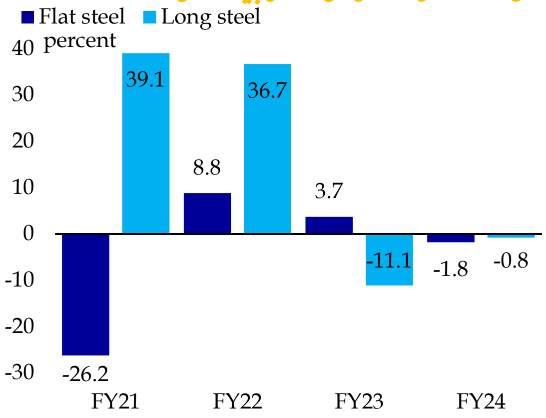

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسی طرح لمبے فولاد کی پیداوار میں بھی کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ تیار حالت میں فولادی مصنوعات کی درآمدات میں نمایاں اضافے کے علاوہ سکریپ کی کمزور درآمدات تھیں۔ امکان ہے کہ ایکسل لوڈ کی حدود کے نفاذ کے بعد نقل و حمل میں مشکلات نے بھی نقل و حمل کی لاگت میں اضافہ کر کے اس شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے ہوں گے۔[54]

شکل 2.20: انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری کا حجم

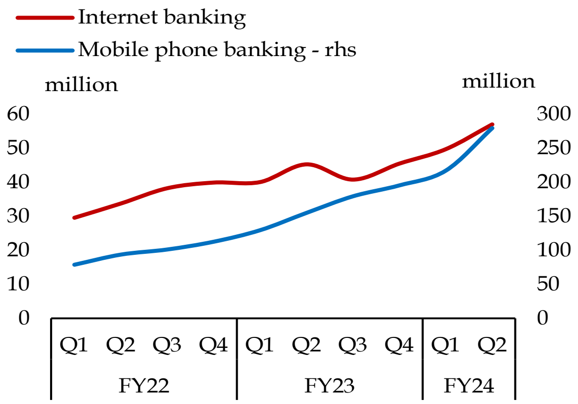

Source: State Bank of Pakistan

[53] زیر جائزہ مدت کے دوران برقی سازوسامان، بھاری مشینری اور آلات، سلائی اور گنے کی مشینوں کی پیداوار میں بالترتیب 10.9، 58.7، 31.9 اور 27.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

[54] ایکسل لوڈ کا نظام 15 نومبر 2023ء سے نافذ کیا گیا تھا۔ ایکسل لوڈ کے نظام نے ممکنہ طور پر سیمنٹ اور خوراک وغیرہ جیسی صنعتوں کو بھی متاثر کیا ہو گا۔

2.4 خدمات

زراعت میں مضبوط نمو اور مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم میں معتدل بحالی کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں خدمات کے شعبے کی نمو میں بہت کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی سہ ماہی میں معتدل بحالی ہوئی تھی، جو مسلسل پچھلی دو سہ ماہیوں میں سکڑاؤ کے بعد دیکھنے میں آئی تھی۔ تاہم خدمات کے شعبے نے ملی جلی کارکردگی دکھائی۔ تھوک اور خردہ تجارت، ریئل اسٹیٹ، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، ہوٹلوں اور ریستورانوں اور دیگر نجی خدمات میں اضافہ ہوا، جبکہ دیگر ذیلی شعبوں میں کمی دیکھی گئی (**جدول 2.11**)۔

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں تھوک اور پرچون تجارت کی خدمات میں 2.4 فیصد اضافہ بڑی حد تک زراعت اور صنعت کے شعبوں میں بحالی سے ہم آہنگ ہے۔ اس کی عکاسی مالی سال 24 کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر مالی فرموں کی بلند فروخت سے بھی ہوتی ہے۔[55]

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج خدمات کی نمو کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہی۔ اس سست رفتاری کو فضائی ٹرانسپورٹ کے کم استعمال، کمرشل گاڑیوں کی فروخت اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[56،57]

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں اطلاعاتی اور مواصلاتی خدمات میں سکڑاؤ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ ایسا مالی سال 24ء کی پہلی

جدول 2.11: شعبہ خدمات کے خام اضافہ قدر میں نمو

فیصد

	مالی سال 23ء						مالی سال 24ء		
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	شش 1*	شش 2*	سہ 1	سہ 2	شش 1*
شعبہ خدمات	**2.3**	**2.2**	**-1.0**	**-3.0**	**2.2**	**-2.0**	**0.9**	**0.01**	**0.5**
تھوک اور خردہ تجارت	0.3	0.8	-6.5	-10.1	0.6	-8.2	2.7	2.1	2.4
نقل و حمل اور ذخیرہ کاری	3.7	3.3	4.2	1.9	3.5	3.1	1.2	1.1	1.2
قیام وطعام کی خدمات کی سرگرمیاں (ہوٹل اور ریستوراں)	4.0	4.0	4.2	4.4	4.0	4.3	4.7	4.6	4.6
اطلاعات اور ابلاغ	-1.6	2.5	-3.6	-7.5	0.5	-5.5	2.4	-5.4	-1.7
مالیات اور بیمہ سرگرمیاں	1.0	-1.6	-12.4	-18.5	-0.3	-15.6	-2.9	-11.1	-7.0
ریئل اسٹیٹ کی سرگرمیاں (رہائش گاہ کی ملکیت)	3.6	3.6	3.7	3.9	3.6	3.8	4.2	4.1	4.1
انتظام عامہ اور سماجی تحفظ (عمومی حکومت)	-5.5	-8.7	-10.4	-10.9	-7.1	-10.7	-16.7	-16.2	-16.4
تعلیم	10.5	10.0	9.8	9.6	10.2	9.7	-0.9	-0.8	-0.9
انسانی صحت اور فلاح وبہبود کی سرگرمیاں	10.8	11.2	10.8	9.5	11.0	10.2	-1.1	-2.5	-1.8
دیگر نجی خدمات	5.3	5.2	5.1	4.5	5.2	4.8	4.0	3.6	3.8

* شش 1 جی وی اے = سہ 1 جی وی اے + سہ 2 جی وی اے؛ شش 2 جی وی اے = سہ 3 جی وی اے + سہ 4 جی وی اے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[55] ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکسچینج، 30 ستمبر 2023 (sbp.org.pk) میں فہرست شدہ غیر مالی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا تجزیہ۔

[56] ماخذ: پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

[57] ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل۔

شکل 2.21: پنجاب: جولائی تا نومبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار میں نمو

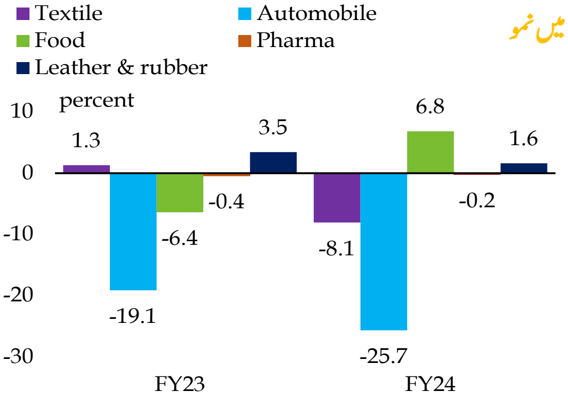

Source: Punjab Bureau of Statistics

ششماہی کے دوران براڈ بینڈ صارفین میں 5.6 فیصد اضافے کے باوجود ہوا ہے۔[58] انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کی ٹرانزیکشنوں کی رفتار میں اضافے کا رجحان جاری رہا، جس سے ڈیجیٹل خدمات پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی ہوتی ہے(**شکل 2.20**)۔ مواصلاتی خدمات میں کمی کا اہم سبب مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں اس شعبے میں قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ گذشتہ برس کی اسی مدت

شکل 2.22: سندھ: جولائی تا اکتوبر کے دوران اہم شعبہ جات میں روزگار میں نمو

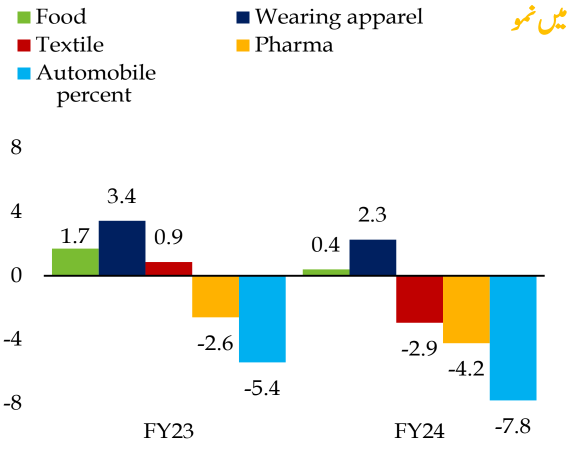

Source: Sindh Bureau of Statistics

کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں اس شعبے کے تفریط کنندہ میں 9.3 فیصد اضافہ ہوا۔[59]

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مالیات اور بیمہ خدمات بھی سکڑ گئیں، اس طرح مسلسل پانچویں سہ ماہی کے دوران یہ رجحان برقرار رہا۔ اس کا سبب نجی شعبے کے قرضوں میں کمی اور بینکاری صنعت کے ڈپازٹس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔[60] اسی طرح مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں عام حکومتی خدمات میں کمی واقع ہوئی، جبکہ ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں، رہائش اور غذائی خدمات کی سرگرمیوں نے اپنی نمو کا تسلسل برقرار رکھا۔

2.5 افرادی قوت کی منڈی

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار کے نچلی سطح تک پہنچنے کے بعد اسٹیٹ بینک کے سرویز میں نومبر اور دسمبر 2023ء کے دوران روزگار میں کچھ بہتری کی عکاسی ہوئی ہے۔ تاہم، آئندہ چھ مہینوں کے دوران روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے متعلق احساسات زیادہ امید افزا نہیں تھے۔ تاہم، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران افرادی قوت کی مارکیٹ کے اعدادوشمار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کمی کے عکاس ہیں۔

پنجاب

جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران پنجاب میں صنعتی روزگار میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بگاڑ دیکھا گیا۔ روزگار کے سب سے بڑے فراہم کنندہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار میں 8.1 فیصد کمی ہوئی جو پنجاب میں جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران صنعتی روزگار میں مجموعی سکڑاؤ کا باعث بنی۔ گاڑیوں کی صنعت کے روزگار میں 25.7 فیصد کمی ہوئی(**شکل 2.21**)۔

---

[58] ماخذ: ٹیلی کام کے اظہاریے، پی ٹی اے۔

[59] ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، دوسری سہ ماہی 2023-24ء کیو این اے کا اجرا۔

[60] اگرچہ اس عرصے کے دوران بینکوں کے منافع میں اضافہ ہوا، لیکن اس شعبے کی قدر اضافی میں کمی واقع ہوئی۔ دراصل پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مالیات اور بیمہ میں قدر اضافی کو مالی وساطتی خدمات کی بالواسطہ پیمائش (ایف آئی ایس آئی ایم) کے طریقے سے اخذ کیا جاتا ہے، جس سے ضروری نہیں ہے کہ مالی اداروں کے اصل منافع کی عکاسی ہو۔

شکل 2.23: اعتمادِ کاروبار سروے: روزگار کے اشاریے

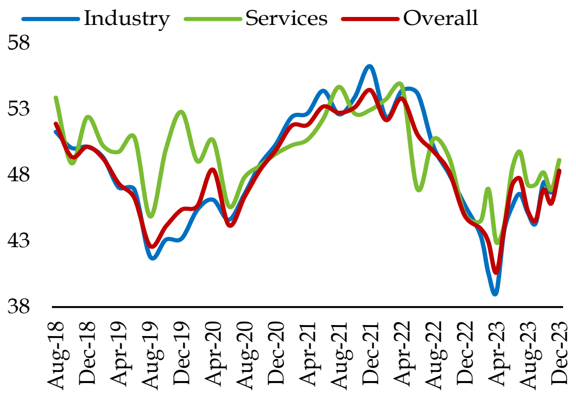

Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب، جولائی تا نومبر مالی سال 24ء کے دوران غذائی صنعت نے روزگار میں 6.8 فیصد اضافہ درج کیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 6.4 فیصد سکڑاؤ ہوا تھا۔ خوراک کے شعبے میں روزگار کو بڑھانے میں چینی، نباتاتی گھی، اور ڈیری کے ذیلی شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح، پٹرولیم، چمڑے، ربڑ اور پلاسٹک، اور کاغذ اور کاغذی بورڈ کے شعبوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران مجموعی صنعتی روزگار میں معمولی اضافہ ہوا۔

سندھ

ماہانہ صنعتی پیداوار اور روزگار سروے کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران سندھ میں صنعتی روزگار میں 0.48 فیصد کمی واقع ہوئی۔ سندھ میں روزگار میں کمی میں سب سے بڑا حصہ گاڑیوں، ٹیکسٹائل اور دوسازی کی صنعتوں کا تھا۔ جبکہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران ملبوسات اور غذائی اشیا کی صنعتوں نے نئی افرادی قوت کی خدمات حاصل کیں۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 24 کے دوران سندھ میں گاڑیوں کی صنعت کے روزگار میں 7.8 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 5.4 فیصد کمی ہوئی تھی(**شکل 2.22**)۔ اسی طرح ٹیکسٹائل اور پٹرولیم کے شعبوں کے روزگار میں کمی دیکھی گئی۔ دوسری طرف، مشروبات اور لکڑی کی صنعتوں کے روزگار میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران 34.3 اور 1.6 فیصد بہتری آئی۔

زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل صنعت کی کمزور برآمدی کارکردگی اور گاڑیوں کی فروخت میں نمایاں کمی کی وجہ سے سندھ اور پنجاب میں روزگار کے مواقع کی تخلیق میں کمی واقع ہوئی۔

کاروباری اعتماد کا سروے

کاروباری اعتماد میں نومبر 2023ء سے بہتری کے باوجود مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی کاروباری اعتماد گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے کمزور ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی اور صنعتی ملازمتوں دونوں کے بارے میں کاروبار کے احساسات میں بگاڑ آیا ہے۔ اس کے باوجود جواب دینے والے خدمات کے شعبے میں ملازمتوں سے متعلق کسی حد تک پر امید تھے (**شکل 2.23**)۔ اوسطاً، 46.5 فیصد جواب دہندگان گزشتہ چھ مہینوں کے دوران بحیثیت مجموعی ملازمتوں کے مواقع کی تخلیق کے متعلق مثبت تھے، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 48.5 فیصد سے کم تھی۔

شکل 2.24: اعتمادِ صارف سروے: بے روزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ)

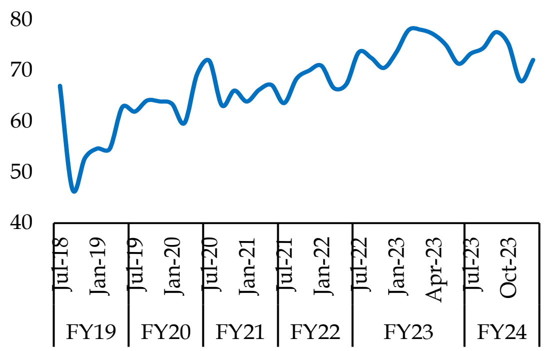

Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مینوفیکچرنگ کے شعبے میں روزگار کے ترسیلی اشاریے میں گذشتہ اور آئندہ چھ ماہ کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی۔ دوسری طرف، خدمات کے شعبے میں روزگار پیدا کرنے کے لیے ترسیلی اشاریہ تقریباً اسی سطح پر رہا۔ تاہم، خدمات کے شعبے میں متوقع ملازمتوں کی تخلیق کا اشاریہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے

دوران تھوڑا سا بڑھ کر 53.6 فیصد ہو گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 52.5 فیصد تھا۔

شکل 2.25: شعبۂ خدمات کی اجرتوں میں نمو

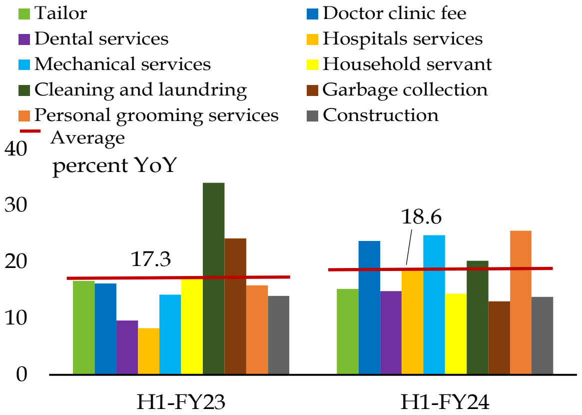

Source: Pakistan Bureau of Statistics

صارفین کے اعتماد کا سروے

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران کئے گئے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ اوسطاً 73.5 فیصد جواب دہندگان نے آئندہ چھ مہینوں میں بحیثیت مجموعی بے روزگاری میں اضافے کی توقع ظاہر کی تھی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 72.6 فیصد سے تھوڑی سی زیادہ ہے۔ (**شکل 2.24**)۔

اجرتیں

صارف اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجرتوں میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ خصوصاً، موجودہ مدت کے دوران اوسط اجرتوں میں 18.6 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں بھی یہ 17.3 فیصد بڑھی تھیں (**شکل 2.25**)۔

تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ خدمات کے تمام زمروں کی اجرتوں میں اضافے کا رجحان برقرار رہا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران ذاتی آرائش کی خدمات (25.6 فیصد)، میکانکی خدمات (24.8 فیصد) اور ڈاکٹر کی فیس (23.8 فیصد) کے لیے اجرتوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ اسی طرح صفائی اور کپڑوں کی دھلائی کی خدمات، ہسپتال کی خدمات اور دانتوں کی خدمات کے معاوضے میں بھی اضافہ ہوا۔